دکان پر کسٹمر اپنا سامان بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دکان پر ایک کسٹمر آیا جو کہ پلاسٹک کا ایک چھوٹا سا ٹیبل دکان پر بھول کر چلا گیا، اور پتا نہیں کہ وہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا، اب جبکہ کافی ٹائم ہو گیا ہے اور کوئی اسے لینے نہیں آیا، تو اس ٹیبل کے بارے میں کیا حکم ہو گا؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس ٹیبل کی شرعی حیثیت لقطہ کی ہے۔ لقطہ کو صرف اپنے پاس سنبھال کر رکھ لینا، اور مالک کا انتظار کرنا کافی نہیں ہوتا، بلکہ اس کا اعلان کرنا ضروری ہوتا ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر اب تک آپ نے اس کی تشہیر نہیں کی، تو آپ کو چاہیئے کہ آس پاس والے دکان داروں سے معلوم کرلیں، ممکن ہے کہ کوئی اُسے جانتا ہو، کچھ عرصہ تک دکان کے باہر لکھ کر بھی لگایا جا سکتا ہے، پھر اس کے بعد جب مالک کے ملنے کی امید نہ رہے، یا اگر آپ اپنی طرف سے ممکنہ حد تک تشہیر کر چکے ہیں، تو اب جبکہ کافی ٹائم ہو گیا ہے اور مالک نہیں آیا، تو اب آپ کو اختیار ہے، چاہیں تو وہ ٹیبل اپنے پاس محفوظ کر کے رکھ لیں اور مزید انتظار کریں، یا چاہیں تو کسی شرعی فقیر پر صدقہ کر دیں، مسجد و مدرسہ وغیرہ کسی کارِ خیر میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر بعد میں کبھی مالک آجاتا ہے، تو اسے اختیار ہو گا کہ صدقہ کو نافذ کر دے یا نہ کرے، اگر جائز کر دے گا، تو ثواب پائے گا اور جائز نہ کیا، تو اگر وہ چیز موجود ہے، تو اپنی چیز لے لے اور ہلاک ہو گئی ہے، تو تاوان لے گا۔ اور اسے یہ اختیار ہو گا کہ ملتقط (اٹھانے والے) سے تاوان لے، یا فقیر شرعی سے، جس سے بھی لے گا، وہ دوسرے سے نہیں لے سکتا۔

لقطے کی تشہیر لازم ہے، یہاں تک کہ غالب گمان ہو کہ اب مالک نہیں آئے گا، چنانچہ تبیین الحقائق میں ہے: ”عرف اللقطة الی ان یغلب علی ظنه ان صاحبها لا یطلبها۔۔۔ثم تصدق ای تصدق باللقطة اذا لم یجیئ صاحبها بعد التعریف لأن الواجب علیه حفظها وأداؤها إلى أهلها“ ترجمہ: (لقطہ اٹھانے والا شخص) لقطہ کا اعلان کرے، یہاں

تک اسے ظن غالب ہو جائے کہ اب اس کا مالک اسے تلاش نہیں کرے گا، پھر جب اعلان کرنے کے بعد مالک نہ آئے، تو لقطہ کو صدقہ کر دے، کیونکہ اس پر اس لقطہ کی حفاظت کرنا اور اسے اس کے مستحق تک پہنچانا واجب ہے۔
(تبیین الحقائق جلد 3، کتاب اللقطۃ، صفحہ 302، 304، مطبوعہ قاہرۃ)

لقطہ کی تشہیر کے بعد اُسے اپنے پاس رکھنے یا شرعی فقیر پر صدقہ کرنے کے متعلق، بدائع الصنائع میں ہے: "اذا عرفها ولم يحضر صاحبها مدة التعريف فهو بالخيار ان شاء امسكها الى ان يحضر صاحبها و ان شاء تصدق بها على الفقراء ولو اراد ان ينتفع بها فان كان غنيا لا يجوز ان ينتفع بها عندنا" ترجمہ: جب لقطے کی تشہیر کی اور اس کا مالک اس تشہیر کی مدت میں نہیں آیا، تو لقطہ اٹھانے والے کو اختیار ہے، چاہے اپنے پاس روکے رکھے، یہاں تک کہ مالک آئے (تو اس کے سپرد کر دے) اور چاہے تو فقراء پر صدقہ کر دے، اور اگر خود نفع اٹھانا چاہتا ہے، تو اگر وہ غنی ہے، تو ہمارے نزدیک اس کے لیے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد 6، کتاب اللقطۃ، فصل فی بیان ما یصنع باللقطۃ، صفحہ 202، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مال لقطہ کو مصارف خیر یعنی مسجد، مدارس وغیرہ پر بھی صرف کر سکتے ہیں، چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "وہ مثل مالِ لقطہ ہے، مصارفِ خیر مثل مسجد اور مدرسہ اہل سنت و مطبع اہل سنت وغیرہ میں صَرف ہو سکتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 563، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

لقطہ کو صدقہ کرنے کے بعد مالک آئے، تو واپسی کا تقاضا کر سکتا ہے، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: فإن جاء صاحبها فأمضى الصدقة يكون له ثوابها وإن لم يمضها ضمن الملتقط أو المسكين إن شاء لو هلكت في يده فإن ضمن الملتقط لا يرجع على الفقير وإن ضمن الفقير لا يرجع على الملتقط وإن كانت اللقطة في يد الملتقط أو المسكين قائمة أخذها منه" ترجمہ: پھر اگر مالک آگیا اور اس نے صدقہ کو جائز کر دیا، تو اسے ثواب ملے گا اور اگر مالک صدقہ کرنا، جائز قرار نہ دے اور وہ چیز بھی ہلاک ہو چکی ہو، تو اسے یہ اختیار ہے کہ ملتقط (چیز اٹھانے والے) سے تاوان لے یا مسکین سے، اگر ملتقط سے تاوان لیا، تو ملتقط مسکین سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر مسکین سے لیا، تو مسکین ملتقط سے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر وہ گمی ہوئی چیز ملتقط یا مسکین کے پاس موجود ہے، تو وہ اپنی چیز اس سے لے لے گا۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد 2، کتاب اللقطہ، صفحہ 308، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-508

تاریخ اجراء: 09صفرالمظفر1446ھ/15اگست2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net